ہفت وار رسالہ: 301
WEEKLY BOOKLET:301

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "نیکی کی دعوت" کی ایک قسط مع ترمیم و اضافہ بنام

کسی کے عیب مت ڈھونڈو

صفحات 21

عالم کی غلطی بیان کرنا منع کیوں؟ 03
فرعون کی اصلاح بھی نرم مزاج سے 10
سونے کی انگوٹھی ہاتھ میں آگ 15
دنیا میں آنے کا مقصد 20

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون کتاب ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 395 تا 414 سے لیا گیا ہے

کسی کے عیب مت ڈھونڈو

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ ”کسی کے عیب مت ڈھونڈو“ پڑھ یا سُن لے اُسے دوسروں کے عیب چُھپانے اور ان کی خوبیوں پر نظر رکھنے والا بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّین صلّی اللہُ علیه واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

گناہ سے منع کرنا کب فرض ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بے شک سنّتوں بھرا بیان کرنا کارِ ثواب اور بَہُت بڑی سعادت کی بات ہے مگر یہ ذِہن میں رہے کہ وَعظ و نصیحت پر مَبنی بیان کرنا مُستَحَب کام ہے، اگر نہیں کیا تو کچھ گناہ نہیں مگر کسی کو گناہ کرتے دیکھا اور گُمانِ غالِب ہے کہ اس کو بتائے گا تو باز آ جائے گا تو کئی گھنٹوں کے بیان کے مقابلے میں اُس کو گناہ سے منع کرنے میں زیادہ ثواب ہے کیونکہ اب اس کو منع کرنا فرض ہے اور منع نہ کرنے والا گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1197 صفحات کی کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد 3، صفحہ 615 پر حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

"اگر غالِب گمان یہ ہے کہ یہ اُن (برائی کرنے والوں) سے کہے گا تو وہ اِس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو اَمْرٌ بِالْمَعْرُوف (یعنی اچھائی کا حکم کرنا) واجب ہے، اِس (یعنی کسی کو بُرائی کرتا دیکھنے والے) کو (بُرائی سے منع کرنے سے) باز رَہنا جائز نہیں۔"

جو نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائے　　میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ
(وسائل بخشش، ص152)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

امامِ اعظم کو گناہ نظر آجاتے تھے!

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 308 صفحات کی کتاب، "اسلامی بہنوں کی نماز" صفحہ 12 پر ہے: حضرتِ علّامہ عبدُ الوہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ جامِع مسجد کوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو (میں استعمال شدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فوراً عرض کی: "میں نے توبہ کی۔" ایک اور شخص کے وُضو (میں اِستعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس شخص سے ارشاد فرمایا: "اے میرے بھائی! توزِنا سے توبہ کرلے۔" اُس نے عرض کی: "میں نے توبہ کی۔" ایک اور شخص کے وُضو کے قطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: "شَراب نوشی اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلے۔" اُس نے عرض کی: "میں نے توبہ کی۔" امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ پر کَشْف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے لہٰذا آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں اِس کشف کے ختم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ پاک نے دُعا قبول فرمالی جس سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو وُضو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔ (المیزان الکبریٰ، 1/130)

www.dawateislami.net

جان بوجھ کر کسی کا عیب معلوم کرنا کیسا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں حنفیوں کے پیشوا امامِ اعظم، حضرتِ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃُ اللہِ علیہ کی چشمِ ولایت لوگوں کی وُضو کے ذَرِیعے جھڑنے والی معصیت یعنی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی! بے شک یہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی عظیم کرامت تھی تاہم آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلع ہونا گوارا نہ ہوا اور دعا کے ذَرِیعے اپنا یہ کشف ختم کروادیا! یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو کہ امامِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی مَحبَّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی آڑے تِرچھے سُوالات(CROSS QUESTIONS) کرکے لوگوں کے عیبوں کی ٹٹول میں بھی رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصلَحتِ شَرعی اِرادۃً کسی مسلمان کا عیب معلوم کرنا گناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنزالایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 950 پر پارہ 26 سورۃُ الحُجُرات آیت نمبر 12 میں ہے: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ”اور عیب نہ ڈھونڈو۔“

عالِم کی غلطی بیان کرنا دو وجہ سے حرام ہے

اور اگر اُس عیب کو دوسرے پر اِس طرح ظاہِر کیا کہ اُس کو پتا ہو کہ یہ فُلاں کا عیب ہے تو یہ ایک اور گناہ ہوا، اگر وہ عیب کسی عالِم دین کا تھا اور اُس کو ظاہِر کیا تو گناہ میں اور بھی بڑھوتری ہوگی۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کیمیائے سَعادت میں فرماتے ہیں: عالِم کی غلطی بیان کرنا دو وجہ سے حرام ہے۔ ایک تو اس لیے کہ یہ غیبت ہے۔ دوسرے اِس لیے کہ لوگوں میں جرأت (جُر۔اَت) پیدا ہوگی اور وہ اِسے دلیل بنا کر اُس کی پیروی کریں گے (یعنی بے باکی کے ساتھ اُسی طرح کی غلطیاں کریں گے)

www.dawateislami.net

اور شیطان بھی اس(غلطیوں میں پیروی کرنے والے)کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑا ہو گا اور (گناہوں پر دِلیر بنانے کیلئے)اس سے کہے گا کہ تُو(بھی یُوں اور یُوں کر کہ)فُلاں عالِم سے بڑھ کر پرہیز گار تو نہیں ہے۔(کیمیائے سعادت،410/1)جتنے زیادہ لوگوں کو اُس خطا پر مُطَّلِع کرے گا، گناہوں میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اوّل تو لوگوں کے عُیُوب جاننے سے بچے اگر کوئی بتانے لگے تب بھی سننے سے خود کو بچائے۔ بِالفرض کسی طرح کسی کا عیب نظر آ گیا یا معلوم ہو گیا ہو تو اُس کو دبا دے۔ بِلا مَصلَحَتِ شَرعی ہر گز کسی پر ظاہِر نہ کرے۔

عیب پوشی کے متعلق 3 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

عیب پوشی کے حوالے سے 3 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحظہ ہوں:

﴿1﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی عیب پوشی فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب ظاہِر کرے اللہ پاک اُس کا عیب ظاہِر فرمائے گا یہاں تک کہ اُسے اُس کے گھر میں رُسوا کر دے گا(ابن ماجہ،219/3،حدیث:2546)

﴿2﴾ جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ پاک قیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے تو خُدائے ستار قیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے(مسلم،ص1394، حدیث:6580) ﴿3﴾ جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔

(مسند عبد بن حمید، ص279،حدیث:885)

عیب ڈھونڈنے کی 59 مثالیں

یہاں جو مثالیں دی جا رہی ہیں ان میں عیبوں کی ٹٹول(یعنی عیبوں کی تلاش)کے ساتھ ساتھ ضمناً غیبتیں، تُہمتیں اور بدگمانیاں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اکثر ایسی مثالیں ہیں جن

www.dawateislami.net

میں نیّت کے ساتھ اَحکام مُرتّب ہوں گے مثلاً نوکر رکھنے، شِراکت داری(یعنی پارٹنر شپ کرنے)یا کہیں شادی کا ارادہ ہے تو حسبِ ضَرورت معلومات کرنا گناہ نہیں بلکہ اس طرح کے معاملے میں جس سے پوچھا گیا اُس پر واجِب ہے کہ دُرُست بات بتائے اور اگر اس قسم کے مُعامَلات کی وجہ سے سُوال نہ کیا گیا ہو تو غیبتوں اور تہمتوں کے ذَرِیعے اپنے لئے جہنّم میں جانے کا سامان کرنے کے بجائے عیب پوشی سے کام لیکر جنّت کا حقدار بنے۔ مگر عموماً طرح طرح کے سُوالات کے ذَرِیعے عیبوں کی ٹٹول(یعنی عُیوب کی معلومات اور کُرید) میں یہ نیّت نہیں ہوتی، بس لوگ پوچھنے کی خاطر پوچھتے رہتے ہیں اور بسا اوقات خود بھی گناہوں میں پڑتے اور بارہا جواب دینے والے کو بھی گنہگار کر دیتے ہیں۔

❀ کسی نے مکان کرائے پر لیا تو پوچھنا: مکان مالِک کیسا ہے؟ یہ سُوال فی نفسہٖ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مثلاً کرائے دار نے جواباً کہا: مُعامَلات کا صاف نہیں، بَہُت بد اَخلاق اور کنجوس ہے، اِس طرح تین عیب کھولے وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا تین غیبتیں ہوئیں ورنہ تہمتیں۔ اور اگر صِرف اِس لئے پوچھا کہ مکان مالِک کے عیوب معلوم ہوں تو اب یہ ''عیب ڈھونڈنا'' ہوا جو کہ گناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ❀ کسی نے مکان کرائے پر دیا تو پوچھنا: کرائے دار کیسا ہے؟ یہ سُوال بھی فی نفسہٖ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مثلاً مالک مکان نے جواباً کہا: بڑا ہی چالباز ہے، کبھی وَقت پر کرایہ نہیں دیتا، خوامخواہ کی ٹھوکا ٹھاکی کر کے میرے مکان کا حُلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ اِس طرح تین عیب کھولے وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا تین غیبتیں ہوئیں ورنہ تہمتیں۔

❀ آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی بِلا اجازتِ شَرعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے

www.dawateislami.net

اور اِس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، حرام خور ہے وغیرہ کہہ کر گنہگار ہو جائے۔ ❀ رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فجر بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟ ❀ آپ نَماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ ❀ آپ کے والِد صاحِب نمازی ہیں یا نہیں؟ ❀ تم نے ابھی تک نئے کپڑے نہیں پہنے! عید کی نماز بھی پڑھی یا نہیں؟ ❀ رَمَضان کے مہینے میں کسی سے پوچھنا: واہ بھئی! آج بڑے فریش (fresh یعنی تازہ دم) لگ رہے ہو! روزہ بھی رکھا ہے یا نہیں؟ ❀ اِس بار رَمضانُ المبارَک میں آپ نے کتنے روزے رکھے؟ ❀ کوئی تراویح چھوڑی تو نہیں؟ ❀ تم پوری زکوٰۃ نکالتے ہو یا نہیں؟ ❀ آپ کی بیوی شریف تو ہے نا؟ ❀ لڑتی تو نہیں؟ (یِہی سوالات عورتوں میں ”شوہر“ کے بارے میں عیبوں کی ٹٹول والے ہیں) ❀ شادی شُدہ بیٹی کی ماں سے پوچھنا: آپ کی بیٹی کی ساس اچّھی ہے یا نہیں؟ ❀ لڑاکی تو نہیں؟ ❀ روٹی دیتی ہے یا نہیں؟ ❀ بیٹی کو ستاتی تو نہیں؟ ❀ اپنے بیٹے کے کان تو نہیں بھرتی؟ ❀ وہ جو اُس کی طلاقڑی نند گھر میں بیٹھی ہے وہ مسائل تو نہیں کھڑے کرتی؟ ❀ بیٹے کی شادی کے بعد اُس کی ماں سے پوچھنا: اب بیٹا آپ کا خیال رکھتا ہے یا نہیں؟ ❀ پہلے کی طرح تنخواہ لا کر آپ کے ہاتھ میں دیتا ہے یا اپنی جورُو کے حوالے کر دیتا ہے؟ ❀ بہو نے کالا علم کرا کے اُسے اپنی طرف تو نہیں کر لیا؟ بہو اچّھی ہے یا نہیں؟ ❀ تعویذ گنڈے تو نہیں کرتی؟ ❀ زبان دراز تو نہیں؟ ❀ آپ کی عزّت کرتی ہے یا نہیں؟ ❀ اُس دن فُلاں کے گھر سے تیز گفتگو کی آواز آ رہی تھی کون کون لڑ رہے تھے؟ ❀ ہاں بھئی! اُس کا شوہر بڑا ظالم ہے کہیں بچاری کی بے قُصور پٹائی تو نہیں لگاتا؟ ❀ دولہا سے پوچھنا: سُسر صاحِب نے جہیز دینے میں بخل سے تو کام نہیں لیا؟ ❀ اُس دن خوب بن ٹھن کر سسرال پہنچے تھے، سُسر صاحِب نے لفٹ بھی کرائی کہ نہیں؟ ❀ صحیح طریقے پر آؤ بھگت

www.dawateislami.net

کی یا نہیں؟ ❀ شادی شُدہ اسلامی بھائی سے سُوال کرنا: آپ کے بچّوں کی امّی پانچ وقت کی نَمازی ہے یا نہیں؟ ❀ آپ کے بھائیوں سے پردہ کرتی ہے یا نہیں؟ ❀ بے پردہ تو نہیں گھومتی؟ ❀ آپ کا باس (BOSS۔ سیٹھ) صحیح آدمی ہے یا نہیں؟ ❀ کنجوس تو نہیں؟ ❀ بد اخلاق تو نہیں؟ ❀ ملازموں کو گالیاں تو نہیں نکالتا؟ ❀ طلبہ سے بِلاحاجت پوچھنا: آپ کے فُلاں استاذ صاحب کیسا پڑھاتے ہیں؟ ❀ اُن کا پڑھانا کچھ سمجھ میں بھی آتا ہے یا نہیں؟ ❀ کسی کا مہمان بننے والے سے پوچھنا: ہاں بھئی! ان کی میزبانی کا لُطف آرہا ہے یا نہیں؟ ❀ انہیں مہمان نواز پایا یا نہیں؟ ❀ دعوتِ اسلامی کے فُلاں حلقے کی مشاوَرت کا نیا نگران آپ کو کیسا لگا؟ ❀ اسلامی بھائیوں کو جھاڑتا تو نہیں؟ ❀ نگران سے پوچھنا: فُلاں مُبلِّغ آپ کی اطاعت کرتا ہے یا اپنی چلاتا ہے؟ ❀ فُلاں کو تنظیمی ذِمے داری سے ہٹادیا، کیا اس کا کردار کمزور تھا؟ ❀ فُلاں مُدَرِّس یا ناظم کو فارِغ کر دیا، اُس نے کیا گڑبڑ کی تھی؟ ❀ کسی مبلغ سے پوچھنا: سچ سچ بتایئے گا کہ آپ نے آج کا بیان اپنی واہ واہ کروانے کے لئے کیا یا رضائے الٰہی کی خاطر؟ ❀ کسی محفلِ نعت میں غیر حاضر رہنے والے نعت خواں سے پوچھنا: فُلاں جگہ تم نعت خوانی میں اِس لئے نہیں آئے تھے نا کہ یہاں "کچھ" ملے گا نہیں؟ ❀ آپ صرف مَدَنی چینل ہی دیکھتے ہیں یا دوسرے چینلز پر گناہوں بھرے پروگرام بھی دیکھ لیتے ہیں؟ ❀ فلمیں ڈرامے تو نہیں دیکھتے؟ ❀ فُلاں افسر نے آپ کا کام فری (free یعنی مفت) میں ہی کیا ہے نا! پیسے ویسے تو نہیں مانگے؟ ❀ فُلاں کی گاڑی سے ٹکرا کر آپ زخمی ہوئے، قصور اس کا تھا یا آپ کا؟ ❀ فلاں ڈاکٹر نے صحیح طرح چیک بھی کیا یا مفت میں فیس وصول کرلی؟ ❀ طلاق دینے والے دوست سے پوچھنا: یار! تم نے اسے کیوں طلاق دے دی؟ (اِس سوال پر عموماً ٹھیک ٹھاک گناہوں کا دروازہ کھلتا ہے) ❀ (خواہ مخواہ پوچھنا) وہ دکاندار کیسا ہے؟

www.dawateislami.net

❀ ٹھگ تو نہیں؟❀لُوٹتا تو نہیں؟(یعنی بَہُت مہنگا مال تو نہیں بیچتا؟)❀وہ دیکھنے میں تو بڑا شریف لگتا ہے، آپ کو معلوم ہو گا، کہیں پھڈّے باز تو نہیں؟❀آپ کا نیا پڑوسی کیسا ہے؟ بچ کر رہنا مجھے تو صحیح آدمی نہیں لگتا!

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکِرہ یا ربّ
(وسائلِ بخشش، ص99)

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلِہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

شِیریں مَقالی نے دل کی دُنیا بدل ڈالی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فضول سُوالوں اور لوگوں کے عیبوں کی ٹٹول اور معلومات کی منحوس عادات نکالنے، کوئی کسی کے عیب بیان کرنے لگے تو اُس کو حکمتِ عملی سے ٹالنے اور ممکنہ صورت میں اُس کی عیب کھولنے کی بُری خصلت مِٹانے کا جذبہ پانے، غیبتوں، چغلیوں اور بدگمانیوں سے بچنے اور بچانے وغیرہ کی کُڑھن اپنانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہیے، نمازوں کی پابندی جاری رکھیے، سنتوں پر عمل کرتے رہیے، نیک اعمال کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر اِستقامت پانے کیلئے ہر روز ”جائزہ“ کرکے نیک اعمال کا رسالہ پُر کرتے رہیے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے“ کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔

آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں چُنانچِہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: نیک صحبت سے دُوری کے سبب وہ گانے باجے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے جیسے گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے، ان کی زندگی کے شب وروز نافرمانیوں میں گزر رہے تھے۔ ان کی بہتری کا سبب یہ بنا کہ ایک روز اپنے عَلاقے کے ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی عاشقِ رسول سے میری ملاقات ہوگئی، سلام ومصافحہ (مُصا۔فحہ یعنی ہاتھ ملانے) کے بعد انتہائی اَحسَن (یعنی عمدہ) انداز میں انہوں نے اپنا تعارُف پیش کر کے مجھ سے بھی میرا نام وغیرہ دریافت کیا اور اپنے مَدَنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے تحت اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذِہن دینا شروع کیا اور اِس ضِمن میں مُبَلِّغِینِ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیانات کی بَرَکت سے رُونُما ہونے والی حیرت انگیز ''مَدَنی بہاریں'' بطورِ ترغیب سنائیں۔ ان کی شِیریں مقالی یعنی میٹھی میٹھی باتوں نے میرے دل کی دنیا ہی بدل ڈالی اور میں دعوتِ اسلامی کے مُشکبار دینی ماحول سے زندگی بھر کے لیے وابستہ ہو گیا۔ اَلحمدُ لِلّٰہ دینی ماحول کی بَرَکت سے گُناہوں سے نفرت، نیکیوں سے مَحَبَّت اور نَمازوں کی پابندی کی سعادت نصیب ہوگئی اور حُقُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُقُوقُ العباد کی ادائیگی کا بھی ذِہن بن گیا۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں　　ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں　　جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

نرمی کی اَہمیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی ''میٹھے بول'' میں بڑی تاثیر ہوتی ہے اور اس سے پتھر دل بھی پگھل کر موم ہو جاتے ہیں لہٰذا اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے ہمیشہ نرمی پیش

www.dawateislami.net

نظر رکھنی چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1197 صَفحات کی کتاب، ’’بہارِ شریعت‘‘ جلد 3 صفحہ 572 پر حدیثِ پاک ہے: جو نرمی سے محروم ہوا خیر (بھلائی) سے محروم ہوا۔
(مسلم، ص1398، حدیث:75۔(2592))

الٰہی حُسنِ اخلاق اور نرمی کی سعادت دے
گناہوں پر ندامت دے، صداقت دے شرافت دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

فرعون کے پاس نیکی کی دعوت کیلئے بھیجنے پر نرمی کا حکم

اگر دینی ماحول والے یا والی کے مزاج میں غصّہ، چِڑچِڑا پن اور بداَخلاقی ہوئی تو کامیابی مشکل ہے، لہٰذا اپنے اَخلاق دُرُست کیجئے اور ویسے بھی جسے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی دُھن ہو اُس کیلئے ٹھنڈے مزاج کا ہونا ضروری ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بارہا کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ نرمی کی اہمیت کو اِس واقعے سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے چُنانچِہ منقول ہے کہ کسی شَخص نے مامُون الرَّشید پر اِحتِساب کیا (یعنی کسی خطا پر ٹوکا) اور اُس سے سختی کے ساتھ گفتگو کی تو مامونُ الرَّشید نے کہا: اے جواں مرد! اللہ پاک نے تجھ سے بہتر افراد کو جب مجھ سے بدتر فرد کے پاس بھیجا تو اُن کو حکم دیا کہ اُس سے نرمی سے بات کرو، یعنی حضرت مُوسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السّلام کو (جو تجھ سے بہتر تھے) فرعون (جو مجھ سے بدتر تھا) کے پاس جب بھیجا تو فرمایا: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا﴾ (پ16، طٰہٰ:44) ترجَمۂ کنزالایمان: ’’تو اُس سے نرم بات کہنا۔‘‘ (اتحاف السادۃ للزبیدی، 8/104 ملخصًا)

شرابی کو پولیس کے حوالے کرنا کیسا؟

صحابیٔ رسول حضرتِ عُقبہ بن عامِر رضی اللہ عنہ کے کاتِب حضرت ابوہُیثَم رضی اللہ عنہ

www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ عُقبہ بن عامِر رضی اللہُ عنہ سے عرض کی: ”میرے پڑوسی شراب نوشی کرتے ہیں اور میں پولیس کو بلا کر انہیں گرفتار کروانا چاہتا ہوں۔“ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ایسا مت کر، انہیں وَعظ و نصیحت کر۔ عرض کی: میں نے انہیں منع کیا ہے، لیکن وہ باز نہیں آتے، (تو اب) میں پولیس کے ذَرِیعے ان کو پکڑوانا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ایسا مت کر، بے شک میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے کسی کا عیب چُھپایا گویا اُس نے زندہ در گور (یعنی قبر میں ڈالی گئی) بچّی کو اُس کی قبر میں زندہ کیا (یعنی اُس کی جان بچائی)۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، 1/327، حدیث: 518)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شراب پینا بے شک بَہُت بڑا اور بُرا گناہ ہے مگر جو چُھپ کر ایسا کرتا ہو بے شک اُسے نیکی کی دعوت دے کر توبہ کیلئے آمادہ کیا جائے مگر اُس کی پردہ پوشی لازِمی ہے۔

﴿1﴾ شراب خود بخود سِرکہ بن گئی! کیسے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شرابی کیلئے دنیا و آخرت میں خرابی ہے اُسے توبہ کر لینی چاہئے حُصُولِ عبرت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 132 صفحات کی کتاب، ”توبہ کی روایات و حکایات“ میں وارِد دو ایمان افروز حِکایات ضَرور تارَدّو بدل کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں: امیرُ الْمُؤمنین، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہُ عنہ ایک بار مدینۂ منوَّرہ کی ایک پاکیزہ گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سے آمنا سامنا ہو گیا، اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپار کھی تھی۔ حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہُ عنہ نے پوچھا: ”اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اُٹھا رکھا ہے؟“ اُس بوتل میں شراب

www.dawateislami.net

تھی، نوجوان کو اُسے شراب کہنے کی ہمت نہ پڑی، اُس نے دل ہی دل میں دُعا کی: ”یا اللہ پاک! مجھے حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رُسوا نہ فرمانا، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمالے، میں توبہ کرتا ہوں، آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔“ اُس کے بعد نوجوان نے عرض کی: ”یا امیرَ الْمُؤمِنِین! میں سِرکہ (کی بوتل) اُٹھائے ہوئے ہوں۔“ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”مجھے دکھاؤ!“ جب اُس نے وہ بوتل آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے کی اور حضرتِ عُمَر فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا، تو واقعی وہ سرکہ تھا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص27،28)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

﴿2﴾ شرابی نوجوان ولایت کی منزل پر

سبحانَ اللہ! توبہ کی بھی کیا خوب بہار ہے کہ توبہ کی بَرَکت سے شراب ”سِرکے“ میں تبدیل ہو گئی! ایک اور شرابی نوجوان کا واقعہ سماعت فرمائیے، جس نے توبہ کر کے بَہُت بُلند مقام حاصِل کیا۔ چُنانچِہ حضرتِ عُتبۃُ الغُلام رحمۃُ اللہِ علیہ نوجوان تھے اور (توبہ سے پہلے) فِسق و فُجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے۔ ایک دن حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس میں آئے۔ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ اِس آیتِ مبارَکہ کی تفسیر کر رہے تھے:

﴿ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ (پ27، الحدید:16) ترجَمۂ کنزُ الایمان: ”کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔“

آپ نے اِس قَدر مُؤَثِّر بیان فرمایا کہ لوگوں پر گِریہ (یعنی رونا) طاری ہو گیا۔ ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ”یا سیِّدی! کیا اللہ پاک مجھ جیسے فاسِق و فاجِر کی توبہ قَبول کرے گا جب

www.dawateislami.net

میں توبہ کروں؟" شیخ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: بے شک اللہ پاک تیری توبہ قبول کرے گا۔ جب عُتْبَۃُ الغُلام رحمۃُ اللہِ علیہ نے یہ بات سنی تو اُن کا چہرہ زَرد پڑ گیا، سارا بدن کانپنے لگا، چِلّائے اور غش کھا کر گِر پڑے۔ جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کے قریب آکر یہ اشعار پڑھے:

اَیَا شَابًّا لِّرَبِّ الْعَرْشِ عَاصِیْ اَتَدْرِیْ مَا جَزَاءُ ذَوِی الْمَعَاصِیْ

(اے ربُّ العرش کی نافرمانی کرنے والے نوجوان! کیا تُو جانتا ہے کہ گنہگاروں کی سزا کیا ہے؟)

سَعِیْرٌ لِّلْعُصَاۃِ لَھَا زَفِیْرٌ وَغَیْظٌ یَوْمَ یُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ

(نافرمانوں کے لیے گرجنے والا جہنّم ہے جس میں گرج ہوگی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے، اُس دن غضب ہوگا)

فَاِنْ تَصْبِرْ عَلَی النِّیْرَانِ فَاعْصِہٗ وَاِلَّا کُنْ عَنِ الْعِصْیَانِ قَاصِیْ

(پس اگر تُو آگ پر صبر کرسکے، تو نافرمانی کرلے، ورنہ نافرمانی سے دور ہو جا)

وَفِیْمَا قَدْ کَسَبْتَ مِنَ الْخَطَایَا رَھِنْتَ النَّفْسَ فَاجْھَدْ فِی الْخَلَاصِیْ

(تونے جو گناہ کئے ہیں ان میں تُونے اپنے نفس کو پھنسا دیا، تو اب نَجات کے لیے کوشش کر)

عُتْبَۃُ الغُلام رحمۃُ اللہِ علیہ پر رِقّت طاری تھی، جب اِفاقہ ہوا، تو کہنے لگے: "اے شیخ! کیا مجھ جیسے کمینے کی توبہ بھی ربِّ رحیم قبول فرمائے گا؟" شیخ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: "کیوں نہیں، اللہ پاک اپنے گنہگار بندے کی توبہ اور معافی قبول فرماتا ہے۔" پھر حضرت عتبۃ الغُلام رحمۃُ اللہِ علیہ نے تین دعائیں کیں:

﴿1﴾ اے میرے اللہ! اگر تُونے میری توبہ قبول کرلی اور میرے گناہ مُعاف فرمادیے ہیں تو مجھے ایسی فَہم (یعنی سمجھداری) و یادداشت عنایت کر، کہ عُلُومِ دین اور قرآنِ کریم سے جو سُنوں

www.dawateislami.net

حِفظ (یعنی یاد) ہو جائے ﴿2﴾ اے اللہ پاک! مجھے پُرسوز آواز کے اِعزاز سے نواز کہ اگر کوئی پتّھر دل بھی میری قِراءت سُنے تو اُس کا دل نرم ہو جائے ﴿3﴾ اے اللہ پاک! رِزقِ حلال عطا فرما اور وہاں سے روزی دے کہ جس کا مجھے گُمان بھی نہ ہو۔" اللہ پاک نے ان کی تمام دعائیں قَبول فرمائیں۔ ان کا حافظہ خوب مضبوط ہو گیا، جب وہ قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتے تو ان کی تِلاوت سُن کر گنہگار تائب ہو جاتے، ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔ اِسی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص28، 29) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

سونے کی انگوٹھی پہننے والے کی اِصلاح

ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃ اللہِ علیہم اپنے مِلنے جُلنے والوں کی اِصلاح کیلئے کوشاں رہا کرتے تھے چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 561 صفحات کی کتاب، "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ 309 پر دیئے ہوئے مضمون کا خلاصہ ہے: عَصر کی نَماز کے بعد بڑا ہی پُرکیف سَماں تھا، دُور و نزدیک سے آئے ہوئے لوگ مُجدِّدِ دین و مِلّت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر ایک سچّے عاشِقِ رسول کی زیارت و مُلاقات سے اپنے دلوں کو مُنوَّر کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحِب طِلائی (یعنی سونے کی) انگوٹھی پہنے حاضِر ہوئے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ علیہ نے نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی بُرائی سے روکنے) کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: "مرد کو سونا پہننا حرام ہے، صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم کی ہو اُس کی اجازت ہے۔ جو کوئی (مرد) سونے، تانبے یا پیتل

وغیرہ کسی بھی دھات (یعنی میٹل) کی انگوٹھی پہنے یا چاندی کی ساڑھے چار ماشے یا اِس سے زیادہ وَزن کی ایک انگوٹھی پہنے یا کئی انگوٹھیاں پہنے اگرچِہ سب مل کر ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں تو اسکی نماز مکروہِ تحریمی ہے۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص309 ماخوذاً) یعنی جس کا اِعادہ کرنا (یعنی دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔ فُقَہائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اس کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اُس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اِعادہ کہلاتا ہے۔ (درمختار وردالمحتار، 2/629) اللہ پاک کی اعلیٰ حضرت پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

کاش! ہم بھی گناہوں سے بچانے والے بنیں

کاش! ہم سب غُلامانِ اعلیٰ حضرت بھی "نیکی کی دعوت" دینے اور لوگوں کو گناہوں سے باز رکھنے کے مُعاملے میں چاق چَوبند رہا کریں، یہ یاد رکھئے کہ اگر کسی شخص نے ناجائز انگوٹھی یا دھات کا چھلّا یا گلے میں کسی بھی دھات کی زنجیر پہنی ہو اور دیکھنے والے کو ظنِّ غالِب ہو کہ منع کروں گا تو یہ مان لے گا تو اُس پر منع کرنا واجِب ہے، منع نہیں کریگا تو گنہگار ہو گا۔ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی 1197 صَفحات کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3، صفحہ 424 سے پہلے دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحظہ ہوں، اس کے بعد انگوٹھی کے مُتَعلِّق نیکی کی دعوت کے کچھ مزید مَدَنی پھول قبول فرمائیے۔

﴿1﴾ سونے کی انگوٹھی.... انگارہ

صحیح مسلم میں عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی اَنگوٹھی دیکھی تو اُس کو اُتار کر پھینک دیا اور

www.dawateislami.net

یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے! جب حُضُور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) تشریف لے گئے۔ کسی نے ان سے کہا: اپنی انگوٹھی اُٹھالو (اور پہننے کے بجائے) اور کسی کام میں لانا۔ اُنھوں نے کہا: خدا کی قسم! میں اُسے کبھی نہ لوں گا جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُسے پھینک دیا۔ (مسلم، ص1157، حدیث:2090)

﴾2﴿ بُتوں اور جہنمیوں کا زیور

تِرمِذی و ابو داؤد و نسائی نے بُرَیدہ رضی اللہُ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے، حُضُور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے فرمایا: "کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بُو آتی ہے؟ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ اسے بھی پھینکا اور عرض کی: یارسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم)! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو۔ (یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم کی ہو) (سنن ابو داؤد، 4/122، حدیث:4223)

"انگوٹھی کے ضروری احکام" کے اُنیس حروف کی نسبت سے انگوٹھی کے 19 مَدَنی پھول

❀ مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ "سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالَمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا" (بخاری، 4/67، حدیث:5863) ❀ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔ اِسی طرح بچّوں کے ہاتھ پاؤں میں بِلا ضَرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی۔ (بہار شریعت، 3/428۔ درمختار و ردالمحتار، 9/598)

www.dawateislami.net

بچیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں حَرَج نہیں ❀ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے (ترمذی،3/305،حدیث:1792) ❀ مرد کیلئے وُہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے (ردالمحتار،9/597) ❀ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چَھلّا ہے ❀ حُرُوفِ مقطعات (مُ۔قَط۔طَ۔عَات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُرُوفِ مقطعات والی انگوٹھی بِغیر وُضو پہننا اور چُھونا یا مُصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس اَنگوٹھی کو بے وُضُو چُھو جانا جائز نہیں ❀ اِسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) چھلّے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلّا) انگوٹھی نہیں۔ عورَتیں چھلّے پہن سکتی ہیں (بہار شریعت،3/428) ❀ چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وَزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچِہ بے حاجتِ مُہر، (مگر) اس کا ترک (یعنی جس کو اِسٹامپ کی ضَرورت نہ ہو اُس کیلئے جائز انگوٹھی بھی نہ پہننا) افضل ہے اور (جن کو انگوٹھی سے اِسٹامپ لگانی ہو اُن کے لئے) مُہر کی غَرَض سے (پہننے میں) خالی جَواز (یعنی صِرف جائز ہی) نہیں بلکہ سنَّت ہے، ہاں تکبُّر یا زنانہ پن کا سنگار (یعنی لیڈیز اسٹائل کی ٹِیپ ٹاپ) یا اور کوئی غَرَضِ مَذمُوم (یعنی قابلِ مذمّت مقصد نیّت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اِس نیّت سے (تو) اچّھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاوٰی رضویہ،22/141) ❀ عیدَین میں انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔ (بہارِ شریعت،1/779، 780) مگر مرد وُہی جائز والی انگوٹھی پہنے ❀ انگوٹھی اُنھیں کے لیے سنَّت ہے جن کو مُہر کرنے (یعنی اِسٹامپ STAMP لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان و قاضی اور عُلَما جو فتوے پر

www.dawateislami.net

(انگوٹھی سے)مُہر کرتے(یعنی اِسٹامپ لگاتے)ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جِن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو سنَّت نہیں البتہ پہننا جائز ہے۔(عالمگیری،5/335)فِی زمانہ انگوٹھی سے مُہر کرنے کا عُرف(یعنی معمول و رَواج) نہیں رہا، بلکہ اِس کام کے لئے ''اِسٹام'' بنوائی جاتی ہے، لہٰذا جن کو مُہر نہ لگانی ہو اُن قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا سنَّت نہ رہا ❀ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پُشت(یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے(الھدایۃ،4/367) ❀ چاندی کا چھلّا خاص لباسِ زنان(یعنی عورَتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہِ(تحریمی، ناجائز و گناہ ہے)(فتاوٰی رضویہ،22/130) ❀ عورَت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلّے پہن سکتی ہے، اِس میں وزن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں ❀ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی(مرد و عورت کسی کو بھی) مُمانَعَت نہیں(عالمگیری،5/335) ❀ دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھُنگلیا یعنی سب سے چھوٹی اُنگلی میں پہنی جائے(ردالمحتار،9/596) ❀ مَنّت کا یا دَم کیا ہوا دھات(METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح ❀ مدینۂ منوَّرہ یا اجمیر شریف کے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے اور اسٹیل کی انگوٹھی بھی جائز نہیں ❀ بواسیر و دیگر بیماریوں کے لئے دم کئے ہوئے چاندی یا کسی بھی دھات کے چھلّے بھی مردوں کے لئے جائز نہیں ❀ اگر کسی اسلامی بھائی نے دھات کا کڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز انگوٹھی، یا دھات کی زنجیر(BRACELET-CHAIN) پہنی ہے تو شرعاً لازم ہے کہ ابھی ابھی اُتار کر توبہ کرلیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔ نیز کسی اور اسلامی بھائی کو بھی پہننے کے لئے مت دیجئے۔

www.dawateislami.net

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
(وسائلِ بخشش، ص667)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّد

جامعۃُ المدینہ میں داخِلہ لے لیا

ناجائز انگوٹھیوں وغیرہ سے بچنے بچانے کا جذبہ پانے، گناہوں کی عادتوں سے پیچھا چھڑانے، نیک بننے بنانے اور خوب خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کا شوق بڑھانے کیلئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، نیک اعمال کے مطابِق زندَگی گزاریئے اور اِس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز "جائزہ" کرکے نیک اعمال کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے سنّتیں سیکھنے سکھانے کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں چُنانچِہ پنڈی گھیپ (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل مَعاذَ اللّٰہ میں نَمازوں سے کوسوں دُور گناہوں کے سَمُندر میں ڈوبا ہوا تھا اور بڑے جوش و خَروش سے گھر میں T.V پر فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے میں اپنا وَقت برباد کرتا تھا۔ راہِ توبہ پر میرے سفر کا آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ رَمَضانُ الْمُبارَک 1429ھ (بمطابق 2008ء) کے ایک دن کیبل پر

www.dawateislami.net

مختلف چینل دیکھتے ہوئے میری نظر مَدَنی چینل پر پڑ گئی۔ میں نے دیکھا تو دیکھتا رہ گیا! مَدَنی چینل مجھے بہُت اچھا لگا اور بس میں نے مَدَنی چینل دیکھنے کا معمول بنالیا۔ مَدَنی چینل کی بَرَکت سے اَلحمدُ لِلّٰہ میں آہستہ آہستہ دینی ماحول کے قریب ہونے لگا۔ شَوّالُ المکرّم (1429ھ) کے آخری عَشَرے میں دعوتِ اسلامی کا بینَ الْاَقوامی سُنّتوں بھرا اجتماع مَدَنی چینل پر براہِ راست (LIVE) دکھایا جارہا تھا۔ اجتماع کے آخِری دن خُصوصی نِشَست میں مَدَنی چینل پر مُبلِّغ کا رِقّت انگیز بیان بعنوان "ظلم کا انجام" سن کر ہم سب گھر والے خوفِ خدا سے لرز اُٹھے، سب نے گھبرا کر اُسی وقت اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اَلحمدُ لِلّٰہ سب کے سب حُضورِ غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کے سلسلے میں مُرید ہو کر قادِری رضوی بن گئے۔ اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے خاندان میں دینی اِنقلاب برپا ہو گیا اور ہمارے رشتے دار بھی اِنفرادی کوشش کی بَرَکت سے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے سلسلے میں مُرید ہو گئے۔ تادمِ تحریر میں نے علمِ دین کے مَدَنی پھول سمیٹنے کی خاطر دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعۃُ المدینہ میں درسِ نظامی کے لئے داخِلہ بھی لے لیا ہے۔

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شِفا آن کرتے ہی رہو تم مَدَنی چینل کو سدا
اِس میں عصیاں سے حفاظت کا بہُت سامان ہے اِن شاءَاللہ خُلد میں بھی داخِلہ آسان ہے
مَدَنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے اس لئے شیطاں لعیں رنجور ہے مغموم ہے

(وسائل بخشش، ص606بتصرف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہم دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سنّتوں بھرا بیان "ظلم کا انجام" جسے سُن کر سارا گھرانا

www.dawateislami.net

گناہوں سے تائب ہوگیا، اِسے آپ بھی کم از کم ایک بار ضَرور سُن لیجئے۔ یہ بیان دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی سُن سکتے ہیں۔ بیان کا رسالہ "ظلم کا انجام" بھی مکتبۃُ المدینہ سے حاصِل کرکے پڑھئے بلکہ زیادہ تعداد میں ہَدِیۃً اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے تقسیم فرمائیے۔ اِس مَدَنی بہار سے معلوم ہوا کہ جو کام ایک مبلغ نہیں کرپاتا اَلحمدُللہ وہ کام مَدَنی چینل کردکھاتا ہے یعنی گناہوں کی دلدل میں دھنسے ہوئے مُعاشَرے کے وہ افراد جو نہ مسجِد کا رُخ کرتے ہیں نہ کبھی سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوتے ہیں نہ ہی عُلمائے کرام اور اللہ پاک کے نیک بندوں اور باریش و باعمامہ عاشقانِ رسول سے مِلنے جُلنے کی طرف رغبت رکھتے ہیں، مَدَنی چینل ایسوں کے گھروں میں داخِل ہوکر اِنہیں ان کی زندَگی کا حقیقی مقصد سمجھاتا، سعادت مَندوں کو اللہ پاک کے حُضُور جُھکاتا اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے جام پلاتا ہے۔ بے شک ہم دنیا میں بے کار یعنی صِرف دنیا کی لذّتیں پانے اور یہاں کی آسائشوں سے لطف اُٹھانے کیلئے نہیں آئے، ہمیں یہاں عبادت کیلئے بھیجا گیا ہے، پھر وقتِ مقررہ پر ہمارے لاکھ نہ چاہنے کے باوُجود موت ہمیں آلے گی اور اندھیری قبر میں تنِ تنہا اُتار دیئے جائیں گے، نہ جانے کتنے ہزار سال قبر میں گزار کر پھر حشر میں اُٹھنا اور بروزِ قیامت حساب کتاب کا سامنا ہوگا۔

اگلے ہفتے کا رسالہ

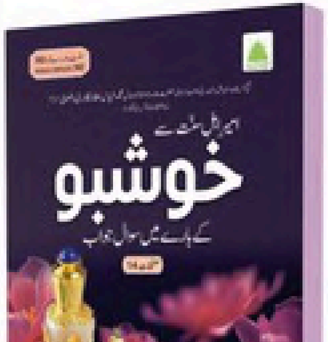

978-969-722-487-6
01082413

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net